



سوال

(32) تقلید کی حرمت کی دلیل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تقلید کے حرمت کی دلیل کیا ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 34)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تقلید کے حرمت کی دلیل مجھے معلوم نہیں ہے۔ بلکہ جس کے پاس علم نہیں ہے، اس کا تقلید کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَإِذَا بَلَغَ الْبُحْرَانِ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ ۴۳ ... سورة النحل

”اہل علم سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے۔“

تو اس آیت کی بناء پر مسلمانوں کی دو قسمیں بنتی ہیں۔ ایک عالم کہ جس پر واجب ہے کہ سوال کرنے والے کو جواب دے۔ دوسرا غمیر عالم کہ اس پر واجب ہے کہ عالم سے سوال کرے۔ اگر ایک عام شخص آکر عالم سے سوال کرے اور دو عالم اس کو جواب دے تو یقیناً یہ شخص اس آیت کے حکم میں داخل ہیں۔ شاید کہ سائل کا مقصود کچھ اور ہے کہ جو سوال میں مذکور نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ مذاہب میں سے کسی ایک مذہب پر سختی سے عمل پیرا ہونا، پھر دوسرے مذاہب اور دیگر آئمہ کے اقوال کی طرف دیکھے بغیر یہ ہے کہ ایک مسلک کو دین سمجھ لینا یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ کتاب و سنت کے دلائل کے خلاف ہے کیونکہ اہل لوگوں کی تین قسمیں بناتے ہیں۔ (1)۔ مجتہد۔ (2)۔ دلیل کی بنیاد پر اتباع کرنے والا۔ (3)۔ مقلد۔

یہ عام لوگوں کی حالت ہے۔ اس لیے ہم یہ نہیں کہتے کہ تقلید حرام ہے لیکن جب تقلید کو ہی دین سمجھ لیا جائے پھر یہ حرام ہے۔

مطلق طور پر تقلید کو حرام کہنا جائز نہیں ہے۔



[1]۔ تیج البانی رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر عام آدمی کے لیے تقلید ثابت کر رہے ہیں اور اس کا اقرار کر رہے ہیں جبکہ عام آدمی کے لیے بھی تقلید جائز نہیں کیونکہ تقلید کی جو تفریق کتب کے اندر ملتی ہے وہ یہ ہے کہ قائل کی بات کو بلا دلیل مان لینا تقلید کہلاتا ہے۔ اب جب ایک آدمی کسی عالم سے سوال کرتا ہے تو وہ عالم کے جواب کو عین قرآن و سنت سمجھ کر عمل کرتا ہے اور اپنی سوچ کے مطابق وہ اللہ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کر رہا ہوتا ہے اور اس کا ایسا کرنا اسے مقلد نہیں بناتا۔ اب یہ بات تو عالم پر ہے کہ وہ اسے کسی دلیل یا کسی تقلید سے مسئلہ بناتا ہے۔ عام آدمی اس سے بری الذمہ ہے کیونکہ وہ اپنی سوچ کے مطابق عین قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (راشد)

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ: 124

محدث فتویٰ